Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ـ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۱۸ ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۲ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱

۲۳ رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹ | ۲۹ احسان ۱۳۳۰ ہش ۲۹ جون ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۵۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ جون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لندن ۲۸ جون۔ آج پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے پاکستان کے سٹرلنگ فاضلات کے بارے میں برطانیہ کے تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر مسٹر گورڈن واکر سے ملاقات کی۔ آپ برطانی وزیر خزانہ سے بھی اس سلسلہ میں دو دفعہ مل چکے ہیں یاد رہے کہ سٹرلنگ فاضلات سے متعلقہ پہلا معاہدہ ہفتہ کو ختم ہو رہا ہے۔

آئندہ ۴۸ گھنٹوں کے اندر آبادان کا تیل صاف کرنیکا کارخانہ بند کر دیا جائیگا

طہران ۲۸ جون۔ آج سابق اینگلو ایرانین آئل کمپنی کے ایک ترجمان نے بتایا کہ آئندہ ۴۸ گھنٹوں کے اندر اندر آبادان کا تیل صاف کرنے کا کارخانہ بند کر دیا جائے گا۔ یہ اعلان آج خرم شہر میں جنرل میجر کے دفتر پر قبضہ ہونے کے بعد کیا گیا ــــ آج وزیر اعظم ایران ڈاکٹر مصدق نے صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین کے نام ایک ذاتی پیغام بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ تیل کی صنعت حکومت ایران کے قبضہ میں آجانے کے بعد مغربی ملکوں کو تیل کی سپلائی میں کوئی رکاوٹ نہیں پڑے گی۔ لیکن جیسا کہ کمپنی کے اطوار سے ظاہر ہے۔ اگر اس کے کہنے پر سابق کمپنی کے بعض اہم کارندے کام چھوڑ کر چلے گئے۔ اور اس کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے سپلائی بند ہو گئی۔ تو اس کی ذمہ داری ایران پر نہیں ہوگی

دوسری طرف برطانوی کاریگروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ۲ دن کے اندر اندر کام چھوڑ کر کمپنی کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جائیں

طہران۔ جنگی جہاز ماریشس کے خلیج فارس تک آجانے پر ایران نے ایک یادداشت عراق کو ارسال کی ہے۔ جس میں اس نے امن کے زمانہ میں برطانیہ کے اس قسم کے اقدام پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ وہ ایران کے خلاف عراق جیسے ملک کو فوجی اڈہ بنا رہا ہے۔ ایران نے عراق سے درخواست کی ہے کہ وہ اس سلسلے میں مناسب تدابیر اختیار کرے۔

بغداد ۲۸ جون۔ عراق کی حکومت کے خلاف پارٹیوں نے حکومت پر یہ زور دینا شروع کیا ہے کہ وہ انہیں یقین دلائے کہ عراق کو ایران کے خلاف برطانوی جنگی کارروائیوں کے اڈہ کے طور پر استعمال نہیں ہونے دیا جائیگا

جنگ کوریا کو بند کر دینے کی روسی تجویز

ماسکو ۲۸ جون۔ روس نے جنگ کوریا کو بند کرنے کے سلسلے میں ایک تجویز پیش کی ہے کہ اس سلسلے میں اقوام متحدہ اور شمالی کوریا کے فیلڈ کمانڈروں کی بات چیت ہو۔ یہ تجویز امریکی سفیر مقیم ماسکو نے اپنی اس ابتدائی رپورٹ میں لکھی ہے۔ جو انہوں نے روسی نائب وزیر امور خارجہ سے ملاقات کے بعد اپنی حکومت کو بھیجی تھی۔

پاکستان کی درآمدی پالیسی میں نرمی۔ نئے قانون سے متعدد اشیاء کے بکری ٹیکس میں کمی

کراچی ۲۸ جون۔ حکومت پاکستان نے درآمدی پالیسی کو نرم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جس سے درآمدی تجارت میں مزید سہولتیں حاصل ہو جائیں گی اس نئی پالیسی کے مطابق یکم جولائی سے ایک نئے عام کھلے لائسنس کی رو سے سوائے ڈالر کے علاقہ کے باقی علاقوں سے ایک روپیہ گز کی بجائے ڈیڑھ روپیہ گز کا سوتی کپڑا بھی منگوایا جا سکے گا۔ اس طرح کہ ڈیڑھ روپیہ کا کراچی مارکیٹ میں پڑے۔ دیگر اشیاء میں موٹر کاریں، ٹائر، ٹیوب اور مچھلی پکڑنے کے کانٹے بھی شامل ہیں۔ اسی طرح جاپان اور ڈالر کے علاقے کو چھوڑ کر متعدد اشیاء اس عام کھلے لائسنس کے تحت منگوائی جا سکیں گی۔ جن میں جلد سازی کا کپڑا اور موم وغیرہ بھی شامل ہیں۔

بکری ٹیکس کے نئے قانون کے رو سے جس کا نفاذ یکم جولائی سے عمل میں آئے گا۔ وہ غیر اقامتی ہوٹل جن کی سالانہ آمدن ۴۰ ہزار روپے سالانہ سے کم ہے۔ اور بیکریاں وغیرہ جن کی سالانہ آمدنی ۲۰ ہزار سے کم ہوگی۔ بکری ٹیکس سے مستثنے ہوں گے۔ اس کے علاوہ اس قانون کے رو سے تازہ پھل۔ بیلی ہوئی کپاس دھات کے برتن۔ لوہا۔ فولاد۔ جوتے۔ اخباری کاغذ۔ کاغذ۔ کپڑے اور دھونے کے صابن کے بکری ٹیکس میں معتد بہ کمی کر دی گئی ہے۔

سرحد کے ڈپٹی کمشنروں کی کانفرنس

نتھیا گلی۔ ۲۸ جون۔ آج یہاں خان قیوم وزیر اعلیٰ سرحد کی صدارت میں صوبہ سرحد کے ڈپٹی کمشنروں کی کانفرنس شروع ہوئی۔ یہ کانفرنس چار روز تک جاری رہے گی۔ کانفرنس کے آج کے اہم فیصلے یہ تھے (۱) اس سال میں مزید ۳۰ شہروں اور دیہات کو بجلی سپلائی کی جائے گی (۲) مرکز سے درخواست کی جائے کہ انسداد ٹڈی کے سلسلے میں کیمیاوی اشیاء میں سے صوبہ سرحد کا حصہ جاری کیا جائے۔

عوامی چین کے پہلے ناظم الامور کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۸ جون۔ چین کے عوامی حکومت کے پہلے ناظم الامور آج پیکن سے کراچی پہونچ گئے آپ نے پہونچنے کے بعد ایک بیان میں کہا مجھے بے حد مسرت ہے کہ میری قوم پاکستان کے امن پسند لوگوں کا احترام کرتی ہے اور مجھے امید ہے کہ پاکستان اور چین میں سفارتی تعلقات قائم ہو جانے سے دونوں ملکوں میں دوستی کے تعلقات اور بھی مستحکم ہو جائیں گے۔

نزدیک و دور سے

دمشق۔ ۲۸ جون۔ فرانسیسی وزارت خارجہ کو کئی سال کی مسلسل جستجو کے بعد اب ترکیہ اور شام کے سرحدی نقشے مل گئے ہیں۔ یہ دستاویز شام سے انتدابی حکام اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ شام ابھی عراق اور اردن کی سرحدوں سے متعلقہ نقشے طلب کر رہا ہے۔

مکہ ۲۸ جون۔ یہاں ایک شاہی حکم کے تحت غیر سعودی عرب باشندوں کی آمدنی پر ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ خود سعودی عرب کے باشندوں کو اپنی آمد کا ۲½ فیصدی دینا پڑتا ہے۔ جس میں سے نصف سرکاری خزانے میں جاتا ہے۔ اور نصف خیرات میں صرف ہوتا ہے۔

طہران ۲۸ جون۔ ایرانی وزارت خارجہ کے قریبی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ ایران برطانیہ کے خلیج فارس میں اپنے جنگی جہاز بھیج دینے کے خلاف احتجاج کرے گا۔

حیدر آباد سندھ ۲۸ جون۔ راولپنڈی کے مقدمہ سازش کی سماعت کے سلسلہ میں آج سابق میجر جنرل اکبر خاں اور ان کی بیگم کے وکیل نے پہلے گواہ استغاثہ پر اپنی جرح ختم کر لی۔ اور ایر کموڈور جنجوعہ اور بریگیڈیئر صادق کے وکیل نے جرح شروع کی۔ جرح جاری تھی کہ اجلاس برخاست ہو گیا۔ اب سماعت پیر کو ہوگی۔

کراچی ۲۸ جون۔ سیماتکی ہیڈ ورکس کی سرحدوں کی تعیین کے متعلق کانفرنس میں حصہ لینے والا ہندوستانی وفد آج مسٹر کھوسلہ کی قیادت میں یہاں پہنچ گیا۔ کانفرنس کل شروع ہو رہی ہے۔

تعطیل

چونکہ مورخہ ۲۹ جون ۱۹۵۱ء بروز جمعہ پریس بند رہے گا۔ اس لئے ۳۰ جون ۱۹۵۱ء بروز ہفتہ پرچہ شائع نہ ہو سکے گا۔ قارئین کرام مطلع رہیں (مینیجر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۹ رجون ۱۹۵۱ء

انسانی فطرت کا نشیب و فراز

جیسا کہ احباب سمجھتے ہیں۔ اور ہم بھی کل الفضل میں عرض کر چکے ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک الٰہی جماعت ہے۔ اس لئے اس کا انفرادی اور اجتماعی اخلاق الٰہی جماعتوں کا سا ہونا چاہیئے اللہ تعالیٰ نے ایسی جماعت ایک نہایت گہری حکمت کے ماتحت پیدا کرتا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے دوسری مخلوقات سے بالکل الگ نوعیت کا بنایا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددناہ اسفل السافلین۔ الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات فلھم اجرٌ غیر ممنون

یعنی ہم نے انسان کو یقیناً اچھی ترکیب میں پیدا کیا ہے۔ پھر ہم نے اس کو تمام پستیوں سے پست حالت کی طرف لوٹا دیا۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے۔ اور انہوں نے نیک عمل کئے۔ پس ان کے لئے نہ کاٹا جانے والا اجر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں انسانی فطرت کا نقشہ کھینچا ہے۔ انسان کی ساخت ایسی ہے کہ یہ بلند سے بلند مراتب پر چڑھ سکتا ہے اور پست سے پست حالتوں میں گر سکتا ہے۔ اگر وہ ایمان لائے اور اچھے عمل کرے۔ تو وہ احسن تقویم کے درجہ کو پالیتا ہے۔ اور اگر وہ اس کے خلاف کرے۔ تو اسفل السافلین میں سے ہو جاتا ہے۔ اس لئے اعمال میں اسے اختیار کی طاقت دی گئی ہے۔

ظاہر ہے کہ ایسی ہستی کے لئے راہ نمائی کی ضرورت تھی۔ ایک تو وہ چیز ہے۔ جو اسے مادی دنیا میں راہ نمائی کرے۔ تاکہ وہ اس مادی دنیا کے مختلف اثرات میں اپنی مادی زندگی کا توازن قائم رکھ سکے۔ مگر ایک ایسی ہستی کے لئے جو احسن تقویم میں بنایا گیا ہے۔ اتنا کافی نہیں تھا۔ بہترین مخلوق اسی وقت بن سکتا ہے۔ جب وہ اپنی زندگی کا توازن نہ صرف مادی نقطہ نظر سے رکھ سکے بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس سکیم کے مطابق بھی رکھ سکے۔ جو انسان کو احسن تقویم کے مرتبہ پر فائز کرتی ہے۔

بادی النظر میں بھی انسان دیکھ سکتا ہے کہ اس کی زندگی مادیت تک محدود نہیں ہے۔ ایک انسان مادی لحاظ سے بڑے آرام میں ہو سکتا ہے مگر ساتھ ہی اس کی زندگی اسفل السافلین کی سی ہو سکتی ہے۔ وہ تمام مادی ضروریات سے فارغ البال ہو کر بھی شیطان کا نمونہ بن سکتا ہے۔ دنیا میں لاکھوں کروڑوں ایسے انسان ہوئے ہیں جن کو بے انتہا مادی آسائیاں حاصل تھیں۔ مگر وہ اپنے اعمال کی وجہ سے شیطان کہلاتے ہیں۔ ان کو نیچوں سے بھی نیچ سمجھا جاتا ہے۔ سمجھا ہی نہیں جاتا۔ بلکہ وہ حقیقت میں تھے ہی ایسے آخر یہ شداد یہ نمرود یہ فرعون۔ یہ ابوجہل کون تھے؟ اپنے اپنے زمانہ کے لحاظ سے ان کو تمام مادی سہولتیں حاصل تھیں۔ وہ ان کا استعمال دنیاوی عقل سے کرتے تھے۔ دنیوی لحاظ سے وہ بڑے عقلمند کہلاتے تھے۔ آج جس کو ہم ابوجہل کہتے ہیں۔ یعنی جہالت کا باپ قریش اس کو ابوالحکم کے نام سے پکارتے تھے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ وجہ یہی ہے۔ کہ دنیاوی لحاظ سے اس مادی زندگی کے لحاظ سے ان ہستیوں میں پوری پوری عقل تھی۔ جیسا کہ آج ہم یورپ اور امریکہ کے لوگوں میں دیکھتے ہیں۔ مگر ان میں یہ عقل نہیں تھی۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں۔ اس ہستی پر ایمان لائیں جس نے یہ تمام کائنات بنائی ہے۔ جس نے ان کو بنایا ہے۔ اور ان سامانوں کو بنایا جن کی ملکیت ان کو نشہ میں چور کر دیتی ہے۔ اس لئے وہ وہ اعمال کرنے سے عاری تھے۔ جو انہیں احسن تقویم کا درجہ دیتے۔

آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ لنکا کے بادشاہ راون کے کاغذی بت کو جس کو ہندو جلاتے ہیں۔ دس سر بنائے جاتے ہیں۔ ان دس سروں کے علاوہ ایک سر درمیان میں گدھے کا بنایا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ راون میں مختلف دنیاوی معاملات کے لحاظ سے دس سروں کی عقل تھی۔ اس کے باوجود اس میں وہ عقل نہیں تھی جو ایمان باللہ اور اعمال صالحہ کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ باوجود تمام دنیاکی عقل رکھنے کے آخر ایک نیک انسان کے ہاتھوں شکست یاب ہوا۔ خسر الدنیا والآخرۃ یعنی اسفل السافلین سے مل گیا۔ ہمیں معلوم نہیں کہ راون کا قصہ محض افسانہ ہے۔ یا حقیقت پر مبنی ہے۔ لیکن ہمارے مطلب کو واضح کرنے کے لئے یہ ایک اچھی مثال ہے۔

جب ایمان باللہ اور اعمال صالح مفقود ہوتے ہیں۔ تو دس سروں کی عقلوں پر گدھے کی جہالت غالب آجاتی ہے۔ رددناہ اسفل السافلین کے یہی معنی ہیں۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی طبیعت ایسی بنائی ہے۔ کہ اپنے اعمال کی وجہ سے وہ چاہے تو احسن تقویم کے درجہ پر پہنچ جائے اور چاہے تو اسفل السافلین کی پستی میں گر جائے۔ اس لئے یہ ضرور تھا۔ کہ ایسی نازک طبیعت کی رہنمائی وہ خود کرتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسفل السافلین کے گڑھے میں گرنے سے وہی بچ سکتے ہیں۔ جو ایمان لائیں۔ یہ ایمان لائیں کہ اللہ تعالیٰ ہے۔ اور وہ ان کی رہنمائی کے لئے نہ صرف ہدایت بھیجتا ہے۔ بلکہ ہدایت بھی انہی میں سے ایک بشر کے ذریعہ بھیجتا ہے۔

پھر وہ صرف ہدایت ہی نہیں بھیجتا کیونکہ ہدایت اس لئے ہوتی ہے۔ کہ اس کے مطابق لوگ عمل کریں۔ اس لئے وہ اس بشر کو جس کے ذریعہ ہدایت بھیجتا ہے۔ اس ہدایت کا عملی نمونہ بھی بناتا ہے۔ اور پھر اور انسان اس کے ساتھی بنائے جاتے ہیں۔ جو اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس روشنی کو لیتے ہیں۔ اور دوسروں کے لئے شمع ہدایت بنتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو نبی کی جماعت یا الٰہی جماعت کہلاتے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ الٰہی جماعت وہ ہوتی ہے۔ جو دنیا کے سامنے ایمان اور اعمال صالحہ کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ تاکہ انسان اسفل السافلین کے انحطاط سے بچ کر احسن تقویم کے عروج کی طرف رخ پھیرے۔

اس سے سمجھ لیجیے کہ الٰہی جماعت کے ہر فرد کی ذمہ داری کتنی سخت ہے۔ اس کو نہ صرف اپنا اخلاق بلند رکھنا ہے۔ بلکہ اپنے ساتھیوں کو بھی صرف اس سطح پر ہی نہیں رکھنا۔ بلکہ اپنے ساتھ بتدریج اس عروج پر پہنچانا ہے۔ جس عروج پر پہنچ کر وہ الٰہی سکیم کے مطابق دوسرے انسانوں کے لئے نمونہ بن سکے یہ ہے فرض منصبی ہر اس فرد کا جو الٰہی جماعت میں شامل ہوتا ہے۔ الغرض اس کو دنیا پر یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسن تقویم میں بنایا ہے۔ اس کا فرض منصبی یہ ہے۔ کہ وہ دنیا کو "ثم رددناہ اسفل السافلین" کی پستی میں گرنے سے سنبھالے جیسا کہ اقبال نے بھی جب آپ مسیح موعودؑ سے متاثر تھے۔ کہا ہے۔ ؎

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزا تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ رجنوری ۱۹۵۱ء میں جو الفضل کی اشاعت ۲۷ رجون ۱۹۵۱ء میں شائع ہوا ہے اور جس کا ایک اقتباس ہم نے کل اپنے افتتاحیہ میں نقل کیا تھا۔ ایسی ہی جماعت کے اخلاق پر روشنی ڈالی ہے۔ پہلی اور بنیادی بات یہ ہے۔ کہ الٰہی جماعت کا فرد اپنے مقصد کے حصول میں موت کو زندگی پر ترجیح دیتا ہے۔ یہ مقصد اتنا اہم ہے۔ کہ لاکھوں کروڑوں انسانوں کی زندگیاں قربان ہو کر بھی حاصل ہو جائے۔ تو مفت سمجھنا چاہیئے۔ اس لئے ایسے مقصد کے حصول کی کوشش میں زندگی نذر کر دینا ہی اس کے لئے مقصد حیات بن جاتا ہے۔ دوسری چیز کامل دیانت ہے۔ جو ایک الٰہی جماعت میں ہونی چاہیئے۔ تیسری چیز محنت اور چوتھی خدمت خلق ہے۔

یہ خطبہ نہایت اہم ہے۔ اور ہم احباب سے امید کرتے ہیں۔ کہ آجکل خاص طور پر اسی کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرتے رہیں گے۔ اور اس کے لفظ لفظ پر غور ہی نہیں کریں گے۔ بلکہ اس کو اپنا لائحہ عمل بنائیں گے۔ کیونکہ ان بنیادی اخلاق کے پیدا کرنے کے بغیر الٰہی جماعت کے فرد ہونے کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے مندرجہ ذیل آخری الفاظ ہمیشہ پیش نظر رہنے چاہئیں۔

"جب تک تم اپنے اندر اخلاق پیدا نہیں کرو گے۔ تم فتح حاصل نہیں کر سکتے۔ تمہاری تعداد اگر اب سے ہزار گنا بھی ہو جائے۔ تب بھی محض تعداد تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ۷۰۰ آدمیوں نے جو تہلکہ مچا دیا۔ وہ تہلکہ آج ۶۰ کروڑ مسلمان نہیں مچا سکتے۔ اس لئے کہ ان میں وہ ایمان نہیں جو صحابہؓ میں پایا جاتا تھا۔ ان میں وہ اخلاق نہیں جو صحابہؓ میں پائے جاتے تھے۔ ۶۰ کروڑ تو بہت بڑی چیز ہے۔ مجھے تم اس کا دسواں حصہ دے دو۔ پھر دیکھو کہ اس کے آگے بڑی سے بڑی طاقت بھی نہیں ٹھہر سکے گی۔ ۶۰ کروڑ کی جگہ چھ کروڑ بیچے احمدی مجھے مل جائیں۔ بلکہ ایک کروڑ ہی تو دنیا کا نقشہ پلٹ جائے۔ اسلام دنیا پر غالب آجائے۔ یہ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ مگر کچھ وقت لے کر۔ خدا تعالیٰ نے زندگی اور موت کا راز اس میں رکھا ہے۔ وہ جو زندگی سے محبت رکھتا ہے۔ وہ مرتا ہے۔ اور وہ جو زندگی سے محبت نہیں رکھتا وہ زندہ رہتا ہے۔"

(روزنامہ الفضل مورخہ ۲۸ رجون ۱۹۵۱ء)

خطبہ جمعہ خطبہ نمبر ۱۸

دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان پُرفتن ایّام میں جماعت کو محفوظ رکھے

جس جماعت پر ہنسی اُڑائی جاتی ہے وہی زیادہ کامیاب ہوا کرتی ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ فروری ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

مرتبہ - مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

(احباب جماعت نے گزشتہ فروری میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر چالیس روز تک خصوصیت سے دعائیں کی تھیں۔ اس سلسلے میں حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس کا خلاصہ انہی دنوں شائع کر دیا گیا تھا۔)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مجھے کل شام سے پھر

پاؤں میں درد

شروع ہے۔ جس کی وجہ سے زیادہ دیر کھڑا ہونا بہت مشکل ہے۔ اس لئے میں صرف ایک دو منٹ میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا۔ آئندہ چالیس دن ہم خاص رنگ کی دعاؤں میں صرف کریں گے۔ اس لئے جو احباب اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ انہیں اس تحریک میں حصہ لینا چاہیئے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک احمدی کہلانے والے کے لئے یہ فیصلہ کرنا کہ وہ چالیس دن سلسلہ کی ترقی کے لئے

بعض مخصوص دعاؤں کی خاطر

وقف نہیں کرے گا۔ اس کے یہی معنے ہوسکتے ہیں کہ وہ احمدیت کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔ وہ احمدی صرف نام کا ہے۔ اور کام کے لئے خواہ وہ کتنا ہی آسان یا سستا ہو اور ایسا ہو جس کے لئے روپیہ یا وقت صرف نہیں کرنا پڑتا تیار نہیں۔ بہرحال آئندہ چالیس دنوں میں ہم نے نمازوں پر زور دینا ہے۔ درود پر زور دینا ہے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کا ورد کرنا ہے۔ نماز ہر ایک احمدی پڑھتا ہی ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ وہ نماز میں بعض خاص دعائیں کرے۔ کچھ لوگ تہجد پڑھنے والے ہیں اور کچھ لوگ تہجد پڑھنے والے نہیں جو لوگ تہجد پڑھنے والے ہیں۔ انہیں یہ دعائیں تہجد میں کرنی ہیں۔ اور جو لوگ تہجد پڑھنے والے نہیں۔ انہوں نے دو نفل دن میں کسی وقت پڑھ کر ان میں یہ دعائیں کرنی ہیں۔ اور یہ وہ کام ہے۔ جس پر نہ کوئی خرچ آتا ہے۔ اور نہ اس کے لئے کسی الگ تیاری کی ضرورت ہے زیادہ سے زیادہ دو نفل پڑھنے ہوں گے۔ اور اور اگر دو نفل بھی نہ پڑھے جا سکیں تو کم از کم مفروضہ نمازوں میں ہی یہ دعائیں کی جائیں۔ بہرحال

اس تحریک میں

شامل ہونے کی وجہ سے انسان پر کوئی بوجھ نہیں پڑتا۔ جو شخص یہ کہے گا کہ میں اس تحریک سے باہر رہنا چاہتا ہوں۔ وہ دوسرے الفاظ میں یہ کہتا ہے۔ کہ میں احمدیت میں صرف نام کے طور پر داخل ہونا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے کوئی کام کرنے کے لئے تیار نہیں۔ خواہ اس میں مجھے کوئی تکلیف بھی نہ ہو۔ بعض دوستوں کو شبہ ہوا ہے کہ شاید آئندہ چالیس دنوں میں ربوہ میں خاص طور پر دعائیں ہوں گی۔ یہ غلط ہے۔ آئندہ چالیس دنوں میں اپنی اپنی جگہ پر بعض خاص دعائیں جن کا میں اعلان کر چکا ہوں کی جائیں گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اور دعائیں نہ کی جائیں۔ بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ دعائیں خاص طور پر کی جائیں۔ مثلاً میں نے کہا ہے کہ ان دنوں میں

اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم

کی دعا خاص طور پر کی جائے۔ یا تسبیح کے وہ کلمات جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مسنون ہیں۔ اور جن کی احادیث میں خاص طور پر تعریف آئی ہے۔ بار بار دہرائے جائیں۔ اور درود جو

دعاؤں کی قبولیت

کا ایک ذریعہ ہے کثرت سے پڑھا جائے۔ ان کے علاوہ اور دعائیں بھی کی جائیں۔ اگر عربی میں اور دعائیں یاد ہوں تو وہ بھی کی جائیں۔ اور اگر اپنی زبان میں زیادہ جوش کے ساتھ دعائیں کی جا سکتی ہوں۔ تو اپنی زبان میں بھی دعائیں کی جائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان پُرفتن ایام میں جماعت کو محفوظ رکھے۔ اور احمدیت کے دشمنوں کو ناکام و نامراد بنا دے۔

میرے اعلان کے مطابق

چلّہ کا پہلا دن

آج سے شروع ہوتا ہے۔ اور یہ چالیس دن تک جائے گا۔ یعنی ۲۷ مارچ تک۔ اس عرصہ میں روزوں کی بھی تحریک کی گئی ہے۔ اور یہ روزے بھی صاحب توفیق ہی رکھیں گے۔ ہر ایک کو اس کے لئے نہ مجبور کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ وہ مجبور ہوتا ہے پھر اس میں بھی سہولت کر دی گئی ہے کہ جن کے فرضی روزے رہ گئے ہوں۔ وہ انہیں فرض روزے سمجھ لیں۔ اور اگر ان میں ناغہ ہو جائے تو جمعرات کے دن روزہ رکھ لیا جائے۔ اور اگر جمعرات کو بھی روزہ نہ رکھا جا سکے۔ تو بعد میں جب دوسرے لوگ روزے پورے کر چکیں۔ یہ روزے پورے کر لئے جائیں۔ اور یہ

سہل ترین طریق

ہے۔ دشمن ہنسے گا۔ اور اس نے ہنسنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ اخبارات میں بعض ایسے مضامین شائع ہو رہے ہیں کہ احمدیوں نے کیا تیر مارا ہے لیکن ہمیشہ وہی چیزیں زیادہ فعال اور مؤثر رہی ہیں۔ جن پر ہنسی اڑائی جاتی ہے۔ زیادہ تاثیر کرنے والی انبیاء کی جماعتیں رہی ہیں۔ اور انبیاء کی جماعتوں کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔

کہ افسوس لوگوں پر کہ ان میں کبھی بھی کوئی رسول نہیں آیا۔ جس پر انہوں نے ہنسی نہ اڑائی ہو۔ اور لوگوں نے یہ نہ کہا ہو۔ کہ لو یہ بھی تیر مارنے آیا ہے۔ غرض

سب سے فعّال اور مؤثر جماعت

وہی رہی ہے۔ جس پر لوگوں نے ہنسی اڑائی ہے۔ اگر دشمن کسی جماعت پر ہنستا ہے تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ بھی ان ہتھیاروں میں سے ایک ہتھیار ہے۔ جو ہمیشہ کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ کیونکہ جس جماعت پر ہنسی اڑائی جاتی ہے وہ زیادہ کامیاب ہوتی ہے۔ پس جماعت کے احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شامل ہونا چاہیئے۔ بلکہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان میں سے ہر مرد عورت اور بچہ اس میں شریک ہو۔ اس پر کچھ خرچ نہیں آتا صرف دل سے ایک آہ نکلنے کی ضرورت ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ کا عرش ہل جائے۔

درخواست دعا برائے مجاہدین

(۱) مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب جرمنی اور ملک عزیز احمد خان صاحب جاوا بیمار ہیں۔ عبد اللطیف صاحب کو ملیریا ہے۔ اور ملک عزیز احمد خان صاحب درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔

(۲) مولوی محمد سعید صاحب انصاری بعض ایسے حالات میں سے گزر رہے ہیں۔ جن سے تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ دونوں مجاہدین کو صحت عطا فرمائے اور مولوی انصاری صاحب کے حالات اپنے فضل سے سازگار فرمائے۔

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

نشر و اشاعت اور ہماری ذمہ داریاں

(از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب کورووال)

(۳)

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کے ذمہ ثریا سے ایمان کو واپس لانا اور اسلام کو ادیان عالم پر غالب کرنا تھا۔ دنیا میں پہلے بھی خدا کے نبی اور رسول آتے رہے۔ اور انہوں نے خدا تعالیٰ کا نام دنیا میں بلند کیا۔ زمانہ ارتقائی منازل طے کرتا رہا۔ جوں جوں زمانہ بدلتا گیا۔ اندازِ مخالفت بھی بدلتے گئے۔ اور طریق تبلیغ میں بھی تبدیلی ہوتی چلی گئی۔ وہ بھی زمانہ تھا جب انبیا خاص قوموں اور گروہوں کی طرف آتے تھے۔ اور ان کا خطاب اپنی قوم کے لوگوں سے متجاوز نہ ہوا کرتا تھا۔ وہ بھی آئے۔ جو شریعت کے علمبردار تھے اور وہ بھی جو اسی شریعت پر عمل کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کفر نے سحر میں ترقی کی تھی۔ اور وہ اسی کمال کو لے کر خدا کے نبی موسےٰ ؑ کے مقابلے میں نکلے۔ مگر منہ کی کھائی اور مسیح ناصریؑ کے زمانہ میں طب اپنے عروج پر تھی۔ اور مسیح ناصریؑ کو شفاء الامراض کا معجزہ دیا گیا۔ اور وہ نبی بھی آیا۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ کہ اے رسول تو لوگوں سے کہہ دے کہ میں تمام دنیا کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو دین کامل عطا کیا اور شریعت کو آپؐ پر مکمل کر دیا۔ اب قرآن مجید ہی وہ ضابطہ حیات ہے۔ جس کے بعد کوئی قانون نہیں۔ اور قرآن مجید ہی وہ لائحہ عمل ہے۔ جس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی وہ آخری قانون ہے۔ جو انسان کے لئے مقرر کیا گیا۔ جس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ جہاں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک دینِ کامل کو لے کر آئے۔ وہاں آپ نے اپنی بعثت ثانیہ کی بھی خبر دی۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم میں صاف طور پر رسول پاکؐ کی بعثت ثانیہ کی خوشخبری دی۔ پہلی بعثت میں آپ نے تکمیل ہدایت کی ایک مکمل ضابطہ حیات دنیا کے سامنے رکھا۔ مگر دنیا ابھی ان ارتقائی منازل پر نہ پہنچی تھی جس میں آج پہنچی ہے۔ وہ زمانہ اتنا ترقی یافتہ نہ تھا۔ جتنا آج ہے۔ اشاعتِ دین کے لئے وہ ذرائع موجود نہ تھے جو آج ہیں۔ نشر و اشاعت کا وہ انتظام نہ تھا۔ جو آج ہے۔ مطابع موجود نہ تھے۔ ریل تار برقی اور ذرائع آمد و رفت کی یہ آسانیاں نہ تھیں۔ جس کی وجہ سے اسلام کی نشر و اشاعت کا کام اپنے انتہائی عروج پر پہنچنا ناممکن تھا۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ اپنے دور اور زمانہ کے لحاظ سے آنحضرت صلعم کی بعثت اولیٰ میں بھی بہت کام ہوا۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ذرائع آمد و رفت کی کثرت اور ذرائع رسل و رسائل اور نشر و اشاعت کے وسیع ہونے والے تھے۔ اس لئے مقدر تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ثانیہ حضور کے خادم اور متبع یعنی مسیح موعود کی شکل میں ظاہر ہوتی جس میں تکمیل اشاعت دین ہوتی۔ پس آج وہ زمانہ آیا۔ کہ دنیا پر ذرائع آمد و رفت وسیع ہو گئے۔ کتب کی کثرت ہو گئی۔ اسلام کی مخالفت میں دشمن نے ہزاروں ہزار صفحات دنیا میں پھیلا دیئے۔ تب ضرور تھا۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے نبی کو انہیں ہتھیاروں سے لیس کر کے بھیجتا۔ جن سے دنیا اسلام پر حملہ آور ہوئی۔ دشمن نے اسلام کو اشاعت کے ذریعہ مٹانا چاہا۔ شیطان نے ترقی یافتہ زمانہ میں مخالفت کی ترقی یافتہ صورت اختیار کی۔ اور اللہ تعالےٰ کے دین کو نشر و اشاعت کے ذریعہ مٹانا چاہا۔ ہاں جبکہ دنیا کی قومیں ایک قوم کی شکل میں رہنے لگیں۔ اور جبکہ تمام دنیا ایک ملک کی طرح ایک دوسرے کے قریب ہو گئی۔ تب خدا تعالےٰ نے اپنا رسول حضرت مسیح موعود اسی صورت میں اشاعت دین کا نبی بنا کر بھیجا یہ ایک خاص منصب ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود ؑ یکتا اور تنہا ہیں۔ اول اس طرح کہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ثانیہ کے مصداق ہیں۔

دوم یہ کہ آپ ساری دنیا کی طرف مبعوث کئے گئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اس زمانہ میں اپنی آمد کی غرض و غایت اور اسی زمانہ کی خصوصیت ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

"سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔ اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتدا سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے۔ یعنی حضرت مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے۔ اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے۔ یعنی روحانی طور پر دین اسلام کا غلبہ جو حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے۔ اس عاجز کے ذریعہ سے مقدر ہے۔ گو اس کی زندگی میں یا بعد وفات ہو۔ اور اگرچہ دین اسلام اپنے دلائل حقہ کی رو سے قدیم سے غالب چلا آیا ہے۔ اور ابتدا سے اس کے مخالف رسوا اور ذلیل ہوتے چلے آئے ہیں۔ لیکن اس غلبہ کا مختلف فرقوں اور قوموں پر ظاہر ہونا ایک ایسے زمانہ کے آنے پر موقوف تھا۔ جو بباعث کھل جانے راہوں کے تمام دنیا کو ممالک متحدہ کی طرح بناتا ہو۔ اور ایک ہی قوم کے حکم میں داخل کرتا ہو۔ اور تمام اسباب اشاعت تعلیم اور تمام وسائل اشاعت دین کے بنہامنز سہولت و آسانی پیش کرتا ہو۔ اور اندرونی اور بیرونی طور پر تعلیم حقانی کے لئے نہایت مناسب اور موزوں ہو۔ سو اب وہی زمانہ ہے۔ کیونکہ بباعث کھل جانے راستوں اور مطلع ہونے ایک قوم کے دوسری قوم سے اور ایک ملک کے دوسرے ملک سے سامانِ تبلیغ کا بوجہ احسن میسر آگیا ہے۔ اور بوجہ انتظام ڈاک و ریل و تار و جہاز و وسائل متفرقہ اخبار وغیرہ کے دینی تالیفات کی اشاعت کے لئے بہت سی آسانیاں ہو گئی ہیں۔ غرض بلاشبہ اب وہ وقت پہنچ گیا ہے۔ کہ جس میں تمام دنیا ایک ہی ملک کا حکم پیدا کرتی جاتی ہے۔ اور بباعث شائع اور رائج ہونے کئی زبانوں کے تفہیم تفہم کے بہت سے ذریعے نکل آئے ہیں۔ اور غیریت اور اجنبیت کی مشکلات سے بہت سی سبکدوشی ہو گئی ہے اور بوجہ میل ملاپ دائمی اور اختلاط شبانہ روزی کی وحشت اور نفرت بھی کہ جو بالطبع ایک قوم کو دوسری قوم سے تھی۔ بہت سی گھٹ گئی۔ خلاصہ کلام یہ اس زمانہ میں ہر ایک ذریعہ اسلام اور اشاعتِ دین کا اپنی وسعت تامہ کو پہنچ گیا ہے۔ .... ماسوا اس کے یہ زمانہ اشاعت دین کے لئے ایسا مددگار ہے۔ کہ جو امر پہلے زمانوں میں سو سال تک دنیا میں شائع نہیں ہو سکتا تھا۔ اب اس زمانہ میں وہ صرف ایک سال میں تمام ملکوں میں پھیل سکتا ہے۔ اس لئے اسلامی ہدایت اور ربانی نشانوں کا نقارہ بجانے کے لئے اس قدر اس زمانہ میں طاقت پائی جاتی ہے۔ جو کسی زمانہ میں اسکی نظیر نہیں پائی جاتی۔ صدہا وسائل جیسے ریل و تار و اخبار وغیرہ اس خدمت کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ تاکہ ایک ملک کے واقعات دوسرے ملک میں پہنچا ویں۔ سو بلاشبہ معقولی اور روحانی طور پر دین اسلام کے دلائل حقیقت کا تمام دنیا میں پھیلنا ایسے ہی زمانہ پر موقوف تھا۔ اور یہی باسامان زمانہ اس مہمان عزیز کی خدمت کرنے کے لئے من کل الوجوہ اسباب مہیا رکھتا ہے۔ پس خداوند تعالیٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے۔ کہ تا تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے۔ اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔ اور اسی ارادہ کی وجہ سے خداوند کریم نے اس عاجز کو یہ توفیق دی۔ کہ اتماماً للحجۃ دس ہزار روپیہ کا اشتہار کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ اور دشمنوں اور مخالفوں کی شہادت سے آسمانی نشانی پیش کی گئی۔ اور ان کے معارضہ اور مقابلہ کے لئے تمام مخالفین کو مخاطب کیا گیا۔ تاکہ کوئی دقیقہ اتمام حجت کا باقی نہ رہے۔ اور ہر ایک مخالف اپنے مغلوب اور لاجواب ہونے کا آپ گواہ ہو جائے۔ غرض خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشاعتِ دین کے اور دلائل اور براہین اتمام حجت کے محض اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں۔ وہ امم سابقہ میں سے آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے۔ اور جو کچھ اس بارے میں توفیقات غیبیہ اس عاجز کو دی گئی ہیں۔ وہ ان میں سے کسی کو نہیں دی گئیں۔ وذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ سو چونکہ خداوند کریم نے اسباب خاصہ سے اس عاجز کو مخصوص کیا ہے۔ اور ایسے زمانہ میں اس خاکسار کو پیدا کیا ہے۔ کہ جو خدمت تبلیغ کے لئے نہایت ہی مددگار ہے۔ اس لئے اس نے اپنے تفضلات و عنایات سے یہ خوشخبری بھی دی ہے۔ کہ روز ازل سے یہی قرار یافتہ ہے۔ کہ آیہ کریمہ متذکرہ بالا اور نیز آیت واللہ متم نورہٖ کا روحانی طور پر مصداق یہ عاجز ہے۔ اور خدا تعالیٰ ان دلائل و براہین کو اور ان سب باتوں کو جو اس عاجز نے مخالفوں کے لئے لکھی ہیں۔ خود مخالفوں تک پہنچا دے گا۔ اور ان کا عاجز اور لاجواب اور مغلوب ہونا دنیا میں ظاہر کر کے مفہوم آیت متذکرہ بالا کا پورا کر دیگا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک" (براہین احمدیہ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام نے پھیلنا ہے۔ اور آج جبکہ وسائل آمد و رفت اور ذرائع نشر و اشاعت اتنے وسیع ہو چکے ہیں تو ضرور تھا۔ کہ طاغوتی طاقتیں بھی ان ذرائع کو استعمال کر کے اسلام پر حملہ آور ہوتیں۔ چنانچہ اسلام کی مخالفت میں ہزاروں کتابیں لکھی گئیں۔ اور کروڑوں ٹریکٹ شائع کئے گئے۔ اور مذاہب باطلہ نے اسلام کو ایک مسخ شدہ صورت میں پیش کیا۔ تب خدا تعالےٰ کے مسیح موعود نے سب سے اول براہین احمدیہ کی تصنیف کی۔ جس میں اسلام کی حقانیت کو روز روشن کی طرح ثابت کیا۔ اور مذاہب باطلہ کے وکیلوں اور علماء کو چیلنج دیا۔ کہ وہ اپنے مذہب کی تائید میں دلائل لکھیں یا براہین احمدیہ کے دلائل کا رد کریں۔ مگر مخالفوں کو سانپ سونگھ گیا۔ دس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج آج بھی قائم ہے۔ مگر کسی ماں نے ایسا بچہ نہ جنا جو اسلام کے اس پہلوان کے مقابل پر یہ انعام حاصل کر سکے۔ یہ وہ بلند پایہ تصنیف ہے۔ جس نے دشمنوں کے گھروں میں صفِ ماتم اور اسلام کے ہمدردوں کے لئے روزِ عید پیدا کیا۔ مسلمان پھر سر بلند ہوا۔ اور دشمن ذلیل اور رسوا۔ اسی کتاب کے متعلق مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے یہ رائے ظاہر کی۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے۔ جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔ اور آئندہ کی خبر نہیں لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا"

(رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ ۱۷۶)

(۲) "ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم از کم ایسی کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً آریہ سماج و برہمو سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔" (ص ۱۶۹)

پس یہ پہلا "نشر و اشاعت" کا تیر تھا جس نے مخالفین اسلام کی ہمت کو پست اور اُن کے ایوانوں میں تزلزل پیدا کر دیا اور پھر یہ سلسلہ ایک لمبے عرصہ تک جاری رہا۔ آپ نے عیسائیوں اور آریوں کے مقابلہ میں ایک بیش قیمت لٹریچر چھوڑا جس سے اسلام دنیا میں سربلند ہوا اور آج دشمن اسلام کے مقابلہ میں ہر جگہ شکست کھا رہا ہے۔

یہ نشر و اشاعت کا سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہمیں ورثہ میں ملا۔ ہمارا فرض ہے کہ اس کام کو تکمیل تک پہنچائیں جس کی بنیاد حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھوں رکھی گئی۔ یہ کام تو ہو گا مگر کتنے خوش قسمت ہوں گے وہ جو اس کام کی تکمیل میں حصہ لینے والے ہوں۔ خدا کے کام ہو کر رہیں گے مگر کاش ہم بھی اس میں حصہ دار ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو بیج بویا گیا اس کی حفاظت ہمارا فرض ہے اور اس کام کی تکمیل ہمارا نصب العین۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایام الصلح صفحہ ۱۶۱ پر فرمایا ہے:۔

"یہ تخم جو زمین پر بویا گیا آہستہ آہستہ نشو و نما پائے گا۔ یہاں تک کہ خدا کے پاک وعدوں کے مطابق یہ ایک بڑا درخت ہو جائے گا اور تمام سچائی کے بھوکے اور پیاسے اس کے سایہ کے نیچے آرام کریں گے۔ دلوں سے باطل کی محبت اٹھ جائے گی گویا باطل مر جائیگا اور ہر ایک سینہ میں سچائی کی روح پیدا ہو گی۔ اور اس روز وہ سب نوشتے پورے ہو جائیں گے۔ جن میں لکھا ہے کہ زمین سمندر کی طرح سچائی سے بھر جائے گی۔ مگر یہ سب کچھ جیسا کہ سنت اللہ ہے تدریجاً ہو گا۔ اس تدریجی ترقی کے لئے مسیح موعود کا زندہ ہونا ضروری نہیں بلکہ خدا کا زندہ ہونا کافی ہو گا۔ یہی خدا تعالیٰ کی قدیم سنت ہے اور انہی سنتوں میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ پس ایسا آدمی سخت جاہل ہو گا کہ جو مسیح موعودؑ کے وفات ہونے پر اعتراض کرے کہ وہ کیا کر گیا۔ کیونکہ اگرچہ یکدفعہ نہیں مگر انجام کار وہ تمام بیج جو مسیح موعود نے بویا تدریجی طور پر بڑھنا شروع کرے گا۔ اور دلوں کو اپنی طرف کھینچے گا۔ یہانتک کہ ایک دائرہ کی طرح دنیا میں پھیل جائے گا۔ وہ وقت اور گھڑی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے جب یہ اکمل اور اتم تبدیلی ظہور میں آئے گی۔ جس طرح کہ تم دیکھتے ہو کہ جاہلیت بھی یکدفعہ زمین پر نہیں پھیلی بلکہ اس کا بیج آہستہ آہستہ بڑھتا اور پھولتا گیا ایسا ہی آہستہ آہستہ سچائی کی طرف دنیا اپنی کروٹ بدلے گی۔ تماشائیوں کی طرح یہ خیال نہیں رکھنا چاہیئے کہ یکدفعہ دنیا الٹ پلٹ ہو جائے گی بلکہ جس طرح یہ کھیت اور درخت بڑھتے ہیں ویسا ہی ہو گا۔"

یہ وہ یقینی محکم اور طریق اشاعت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا۔ آج حضرت مسیح موعودؑ ہم میں نہیں ہیں اور وہ بیج درخت بن چکا۔ جس کی شاخیں دنیا کے کونے کونے میں موجود ہیں۔ لیکن ابھی اس کا اکمل اور اتم صورت میں ظہور پذیر ہونا باقی ہے اور وہ اسی طریق پر چلنے سے ہو گا۔ جو حضرت مسیح موعودؑ نے اختیار کیا۔ آپ نے دنیا کو دعوت دی۔ تحریر و تقریر سے سلسلہ نشر و اشاعت کو عام کیا۔ اور اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو اس اشاعت دین کے لئے وقف کر دیا۔ آج ہمارا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی فرزند ہیں۔ ان کے طریق کار سے ہمیں پیار ہو۔ انہی کی محبوب چیز ہماری محبوب ہو۔ جس طرح وہ اسلام پر والہ و شیدا تھے ہم بھی ہوں۔ اور جس طرح آپ نے دنیا میں اسلام کی اشاعت کے لئے اپنے وقت جذبات۔ مال کی قربانی دی ہم بھی دیں۔ آج دین کی اشاعت میں ہی ہماری زندگی ہے۔ پس آؤ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لگائے ہوئے درخت کی حفاظت کریں۔ اسلام دشمنوں کے نرغہ میں گھرا ہے۔ اس کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔

دنیا ہنوز خدا کو بھول رہی ہے اور اسلام سے بیگانہ ہے۔ آؤ ہم اپنے دین کی اشاعت کے دائرہ کو اتنا وسیع کر دیں کہ دنیا کا کوئی انسان ایسا نہ ہو جس پہ اتمام حجت نہ ہو جائے۔ کام بہت بڑا ہے اور بہت مشکل مگر ہمارے ارادوں میں بھی بلندی کی ضرورت ہے۔ ہمارے سامنے حضرت مسیح موعودؑ کا اسوہ حسنہ ہے۔ وہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے ان راہوں پر قدم مارنا ہمارا کام ہے جن سے انہوں نے اسلام کو غالب کر کے دکھایا۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنا کام پورا کر چکے۔ مگر آؤ کہ ہم اس پودہ کو اپنے مال اور جان اور جذبات کی قربانی سے پروان چڑھائیں کہ یہی نشر و اشاعت آج اسلام کی فتح کا موجب ہو گی مبارک ہے وہ ذات جو اس حقیقت کو پالے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

فَاكْتُبْ وَلْيُطْبَعْ وَلْيُرْسَلْ فِي الْأَرْضِ

(تذکرہ صفحہ ۵۰) کہ تو لکھ۔ اور اسے چھپوا لیا جائے اور تمام زمین میں پھیلایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ الہام ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کی جماعت کے طریق کار کو واضح کر دیا کہ آج اسلام کے بقاء اور غلبہ حمایت اسلام میں کتب کی تصانیف پھر ان کے طبع کرانے اور پھر دنیا میں پھیلانے پر منحصر ہے۔ اب صرف زبانی تبلیغ ہی کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں کتابیں لکھ کر چھپوا کر پھیلا دی جائیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی زندگی میں اس حکم پر ہر لحظہ عمل کیا۔ آپ کی زندگی اس الہام کی عملی تفسیر تھی۔ وہ مقدس وجود آخری وقت تک خدا تعالیٰ کے اس فرمان پر عامل رہا۔ آج خدا کا نبی ہم میں نہیں لیکن خدا تعالیٰ کا اس کے ذریعہ بھیجا ہوا حکم آج بھی قائم ہے۔ آؤ ہم خدا تعالیٰ کے اس حکم کی عظمت کا احساس کرتے ہوئے اپنے نشر و اشاعت کے کام کو تیز کریں ہم دین کی حمایت میں اپنی قلموں کو حرکت میں لائیں اور ایسے مضامین چھپوائیں اور دنیا کے مختلف اطراف میں خدا تعالیٰ کے نام کی عظمت اور خدا تعالیٰ کے دین کے غلبہ کے لئے ان کو پھیلا دیں۔ اسلام غالب ہو گا اور ضرور ہو گا۔ اور ہر وہ شخص کامیاب و کامران لوٹے گا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طریق پر چلے گا۔ اور آپ کے قدموں پر قدم مارے گا۔ پس آج ہم برکتوں کے وارث تبھی ہو سکتے ہیں کہ ہم وہ طریق اختیار کریں جو حضرت مسیح موعودؑ کا تھا چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں۔

"اور یہ آیت وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بار بار الہام ہوئی اور اس قدر متواتر ہوئی کہ جس کا شمار خدا ہی کو معلوم ہے اور اس قدر زور سے ہوئی کہ میخ فولادی کی طرح دل کے اندر داخل ہو گئی۔ اس سے یقیناً معلوم ہوا کہ خداوند کریم ان سب دوستوں کو جو اس عاجز کے طریق پر قدم ماریں بہت سی برکتیں دے گا۔ اور ان کو دوسرے طریقوں کے لوگوں پر غلبہ بخشے گا اور یہ غلبہ قیامت تک رہیگا اور اس عاجز کے بعد کوئی مقبول ایسا آنے والا نہیں کہ جو اس طریق کے خلاف قدم مارے۔ اور جو مخالف قدم ماریگا اس کو خدا تباہ کرے گا۔ اور اس کے سلسلہ کو پائیداری نہیں ہو گی۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے جو ہرگز تخلف نہیں کرے گا۔" (تذکرہ صفحہ ۹۰)

پس آج ہماری فتح کا راز حضرت مسیح موعودؑ کے طریق کار کو اپنا لینے میں ہے۔ اگر ہمارا قدم وہیں پڑے گا جہاں حضرت مسیح موعودؑ کا تھا اور اگر ہمارا عزم اور ارادہ حضرت مسیح موعودؑ کا سا ہو گا۔ اگر ہم میں بھی اشاعتِ دین کا جذبہ ہو گا جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ میں تھا تو اسلام جلد دنیا پر غالب ہو گا اور یہ غلبہ کتنا ہی حسین اور دیدہ زیب ہو گا۔ اس غلبہ کی بنیادیں مضبوط اور مستحکم بنیادیں رکھی جا چکی ہیں۔ اور آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں ان مضبوط بنیادوں پر ایک مستحکم عمارت بن چکی۔ خدا کا دین اور اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچا مگر ابھی منزل دور ہے۔ ابھی ہم نے وہ مقام حاصل نہیں کیا جس کا حاصل کرنا ہمارے لئے عید کا دن ہو گا۔ اسلام پر حقیقی عید کا دن اس دن ہو گا جب خدا کے سب نوشتے پورے ہوں گے اور اسلام کا جلالی دنیا پر پھر ظاہر ہو گا مگر یہ اب ہم پر منحصر ہے۔ خواہ ہم اپنی سستیوں اور غفلتوں سے اس دن کو دور کر لیں اور خواہ اپنی کوشش جد و جہد اور قربانیوں سے اس دن کو قریب لانے کی کوشش کریں۔

ہم میں سے کون نہیں جانتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اسلام کے فتح کے دن کی بشارت دی ہے۔ لاریب وہ دن ضرور آئے گا یہ آسمان پر قرار پا چکا ہے اور ناممکن ہے کہ وہ دن نہ آئے۔ لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ نے کام کرنے کا موقعہ دینا چاہتا ہے۔ اس نے ارادہ کیا کہ وہ ہمیں اپنے فضل و کرم کا وارث بنائے۔ تبھی اس نے اشاعت اسلام اور نشر و اشاعت کی ذمہ داری ہم پر ڈال دی۔ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے۔ اسلام کی فتح اور کامیابی کے آنے سے قبل ہمیں موقعہ دینا چاہتا ہے کہ ہم بھی اپنی نجات کے سامان کریں۔ تا جب وہ دن آ جائے تو ہمارے عمل کا خانہ صفر نہ ہو۔ ورنہ ہم کیا ہیں اور ہماری بساط کیا۔ زمین و آسمان کا خدا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرماتا ہے۔

"اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں
زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر
سے مدد کر سکتا ہوں" (تذکرہ صفحہ ۵۱۱)

پس یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں چنا ورنہ وہ اپنے حضرت مسیح موعودؑ کی مدد کے لئے زمین و آسمان کے فرشتوں کو لگا سکتا تھا۔ کتنا خوش قسمت وہ انسان جو حامی دین ہو کر اسلام کی اشاعت میں حصہ دار ہو کیونکہ آج یہ دروازۂ رحمت ہر اس شخص کے لئے وا ہے جو دین کی تائید و نصرت کے لئے نشر و اشاعت کے ذریعہ کو اختیار کرے۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس مقصد کے حصول کے لئے اپنے نشر و اشاعت کے محکمہ کو مضبوط کریں۔ اور اپنی مالی قربانیوں سے اس فنڈ کو اتنا مضبوط کر دیں کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کے اس کام کو جاری رکھ سکیں جو آپ نے شروع کیا تھا

رمضان المبارک کے ایام میں مبلغین سلسلہ کیلئے دعا فرمائیں

رمضان کے مبارک ایام کا اکثر حصہ گذر چکا ہے۔ اور اس کا آخری عشرہ اپنی تمام تر برکتوں اور قبولیت دعا کے مواقع لئے ہوئے گذر رہا ہے۔ احباب جماعت جہاں ان ایام میں حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہ وابلغ شموس طالعہ کی صحت و عافیت، اسلام کی ترقی اور جماعت کے لئے دعا فرماویں۔ وہاں ان مبلغین کو اپنی دعاؤں میں نہ بھولیں۔ جو دور دراز علاقوں میں اشاعت اسلام و اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ ذیل میں ان خوش قسمت مجاہدین کے اسماء درخواست دعا کے ساتھ پیش کر رہا ہوں۔ ان مجاہدین میں سے بعض رخصت پر مرکز میں آئے ہوئے ہیں بعض جلد واپس تشریف لے جانے والے ہیں۔ (نائب وکیل التبشیر للتحریک جدید)

(۱) مولوی ابوبکر ایوب صاحب (۲) ملک احسان اللہ صاحب (۳) سید احمد شاہ صاحب (۴) مولوی امام الدین صاحب (۵) مولوی بشارت احمد صاحب بشیر (۶) مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ۔ (۷) حافظ بشیر الدین صاحب (۸) مولوی جلال الدین صاحب قمر (۹) چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر (۱۰) مولوی ذہینی دہلان صاحب (۱۱) مولوی رحمت علی صاحب (۱۲) مرزا رشید احمد صاحب چغتائی۔ (۱۳) مولوی روشن الدین احمد صاحب (۱۴) پروفیسر سعود احمد صاحب (۱۵) ڈاکٹر سید سفیر الدین صاحب (۱۶) سید شاہ محمد صاحب (۱۷) چوہدری شکر الٰہی صاحب (۱۸) مولوی صدر الدین صاحب (۱۹) مولوی صالح محمد صاحب (۲۰) چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ (۲۱) میاں عبد الحی صاحب (۲۲) مولوی عبد الخالق صاحب (۲۳) چوہدری عبد الرحمٰن خان صاحب (۲۴) حکیم عبد الرشید صاحب ارشد (۲۵) مولوی عبد الکریم صاحب شرما (۲۶) مولوی عبد القادر صاحب ضیغم (۲۷) مولوی عبد اللطیف صاحب (۲۸) شیخ عبد الواحد صاحب (۲۹) مولوی عبد الواحد صاحب سماٹری (۳۰) ملک عزیز احمد صاحب (۳۱) ملک عطاء الرحمٰن صاحب (۳۲) چوہدری عطاء اللہ صاحب (۳۳) مولوی عطاء اللہ صاحب (۳۴) چوہدری عنایت اللہ صاحب (۳۵) مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل۔ (۳۶) مولوی غلام احمد صاحب بشیر (۳۷) مولوی غلام احمد صاحب مبشر (۳۸) مولوی غلام حسین صاحب ایاز (۳۹) چوہدری غلام یسین صاحب (۴۰) مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر (۴۱) چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر (۴۲) حافظ قدرت اللہ صاحب (۴۳) شیخ مبارک احمد صاحب (۴۴) مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل (۴۵) ملک مبارک احمد صاحب (۴۶) شیخ مبارک احمد صاحب (۴۷) مولوی محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ (۴۸) صوفی محمد اسحاق صاحب (۴۹) مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی (۵۰) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر (۵۱) قریشی محمد افضل صاحب (۵۲) مولوی محمد سعید صاحب انصاری (۵۳) چوہدری محمد شریف صاحب (۵۴) مولوی محمد صادق صاحب (۵۵) مولوی محمد صادق صاحب (۵۶) مولوی محمد صدیق صاحب (۵۷) مولوی محمد عبد الکریم صاحب (۵۸) مولوی محمد عثمان صاحب (۵۹) مولوی محمد منور صاحب (۶۰) مولوی محمد زہدی صاحب (۶۱) مولوی منیر احمد صاحب باہری (۶۲) سید منیر الحصنی صاحب (۶۳) مولوی مقبول احمد صاحب (۶۴) مولوی سید ولی اللہ شاہ صاحب (۶۵) شیخ ناصر احمد صاحب (۶۶) چوہدری نذیر احمد صاحب (۶۷) مولوی نذیر احمد علی صاحب (۶۸) مولوی نذیر احمد صاحب مبشر (۶۹) شیخ نور احمد صاحب منیر (۷۰) مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی۔ (۷۱) مولوی نور الحق صاحب انور

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو۔ یہ اموال ہمیشہ نہیں رہیں گے اور یہ زندگیاں بھی ہمیشہ نہیں رہیں گی کوئی انسان زندہ نہیں رہتا۔ ہم بھی اپنی زندگیاں بسر کرکے خدا تک جانے والے ہیں۔ یہ تنگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی۔ بلکہ ہمارے چندے اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائیں گی۔ یہاں کا کھایا ہوا ہمارے کام نہیں آئے گا۔ بلکہ جو خدا کے رستہ میں خرچ کیا ہوا ہوگا۔ وہی ہمارے کام آئے گا۔ پس ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو۔" (فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۴۴ء)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ بھی فرمایا

"ہماری جماعت کو یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم جس کام کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں۔ وہ کام بے دریغ قربانی چاہتا ہے جب تک ہم بے دریغ قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اسلام اپنے حق کو واپس نہیں لے سکتا۔ جو غیروں کے پاس جا چکا ہے۔ رسول کریمؐ کا ورثہ عیسائیت کے قبضہ میں جا چکا ہے۔ اس کو واپس لانا آسان نہیں۔ اگر ساری دنیا کے مسلمان ہمارے ساتھ متفق ہوتے تو نسبتاً یہ کام آسان ہوتا۔ مگر مسلمانوں کا ہمارے ساتھ متفق ہونا تو الگ رہا وہ تو اجتماع کرکے اور انفرادی طور پر پورا زور لگا رہے ہیں۔ کہ اس جماعت کو تباہ کر دیں۔ جو اسلام کو اس کا حق دلانے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثہ کو غیروں سے واپس لینے کی کوشش کر رہی ہے۔ ...... پس ہم تھوڑے سے لوگ جو اتنے بڑے کام کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ جب تک ہم اپنی تمام طاقتوں کو مجنونوں کی طرح نہ لگا دیں۔ اور دیوانوں کی طرح ہر ایک قربانی کے لئے تیار نہ ہوں۔ اس وقت تک یہ کام ہمارے ہاتھوں سے ہونا مشکل ہے۔" (فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۴۴ء)

ضروری ہے۔ کہ ہم ایک جنون اور وارفتگی سے نشر و اشاعت میں مصروف ہوں۔ ہم اپنی قربانیوں کی رفتار کو تیز کرکے نشر و اشاعت کے شعبہ کو اتنا مضبوط بنا دیں۔ کہ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہ ہو۔ جسے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نہ پہنچایا ہو۔ کاش ہم ایسا کر سکیں۔

(باقی دارد)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں کیلئے

پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ مندرجہ ذیل باتوں کی طرف توجہ فرما کر ممنون فرمائیں

(۱) ہر ماہ اپنی اپنی جماعت کی کارگذاری کی مختصر رپورٹ مرتب کرکے مجھے ارسال کیا کریں جس میں درج ہو۔ کہ جماعت میں تبلیغ کا اس قدر کام ہوا۔ تعلیم و تربیت کا اتنا اتنا چندہ جمع ہو کر مرکز کو بھیجا گیا۔ بقایا جات وصول کرنے کی کس قدر کوشش ہوئی۔ جماعت کے سست افراد کو ہوشیار کرنے کے لئے کیا کیا کام کیا گیا۔ وغیرہ وغیرہ علاوہ اس کے اگر کوئی قابل ذکر بات ہو۔ تو وہ بھی درج کر دی جائے۔

(۲) اپنی جماعت کے سیکرٹری تبلیغ کا مکمل نام و پتہ لکھا جائے گا۔

(۳) سیکرٹریان تبلیغ کو ہدایت کی جائے۔ کہ وہ اپنی کارگذاری کی مفصل رپورٹ ماہوار ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کو بھی بھیجا کریں۔ (امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

دو غیر احمدی دوستوں کی طرف سے انہدام مسجد سمندری کی مذمت

(۱) پچھلے دنوں سمندری ضلع لائل پور میں جماعت احمدیہ کی مسجد جلا کر راکھ کر دی گئی۔ ہم اس فعل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور جن شریر آدمیوں کی سازش سے ایسا فعل کیا گیا ان کو رذیل اور مسجد کے جلانے کو اسلامی روایات کے خلاف سمجھتے ہوئے پرزور اپیل کرتے ہیں۔ کہ ہر شریف آدمی اس پر نفرت کا اظہار کرکے حکومت سے مل کر ایسے عناصر کو کچل دیوے۔ (ریاض ہدایت اللہ صدر، ایم بی چوہدری بھاٹہ صدر لائل پور)

(۲) پچھلے دنوں سمندری میں احرار کے شرپسند لوگوں نے جماعت احمدیہ کی مسجد کو آگ لگا دی۔ یہ فعل مسلمان کہلانے والوں کیلئے نہایت ہی شرمناک اور اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ اگر ایمان فروش احرار مولویوں نے اس قسم کے فتوے دے دے کر اس فساد کی بنیاد ڈالدی۔ تو اندیشہ ہے۔ کہ ہر فرقہ دوسرے فرقہ کی مسجد کو جلانا جائز سمجھے گا۔ اور پھر جب یہ شرمناک خبر پاکستان کے باہر پہنچے گی۔ تو ہندو، سکھ، یہودی اور عیسائی مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو جلا کر پاکستان کی مثال پیش کریں گے۔ پس تمام شرفا کو چاہیئے۔ کہ اس گندے فعل پر نفرت کا اظہار کریں۔ اور حکومت کے ساتھ مل کر ایسے عناصر کو کچل دیویں۔ تا ملک بدامنی سے محفوظ رہے۔ (چوہدری علی احمد چک ۱۲۱ جھنگ برانچ ضلع لائل پور)

دعائے مغفرت: نہایت ہی افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ مکرم ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب کن بنگہ ضلع جالندھر جو قیام پاکستان کے بعد ننکانہ صاحب میں پرائیویٹ پریکٹس کرتے تھے۔ اور بعد میں ریاست خیرپور صوبہ سندھ میں سرکاری ملازمت پر تھے۔ اچانک دوران رمضان المبارک وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم ڈاکٹری سے پہلے انسپکٹر بیت المال بھی رہ چکے تھے۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار عبد الحق

جولائی ۱۹۵۱ء میں

آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

۱۵-۱۶ جون ۱۹۵۱ء کے پرچوں میں فہرست چھپ چکی ہے۔ ہر نام کے سامنے قیمت اخبار ختم ہونے کی تاریخ بھی درج کر دی گئی ہے۔

جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی ہوگی۔ اُن کی خدمت میں قیمت ختم ہونے کی تاریخ سے دس دن قبل وی پی روانہ کر دیا جائے گا۔ اگر پھر بھی رقم وصول نہ ہوئی۔ تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا۔ اطلاعاً عرض ہے۔ آپ کا فائدہ اسی میں ہے کہ قیمت اخبار سالانہ ۲۴/ ششماہی ۱۳/ سہ ماہی ۷/- روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوادیں۔ وی پی کا خرچ بچ جائے گا۔ ڈاکخانہ میں وی پی پھنس گیا۔ تو پھر چار آنہ کا ٹکٹ لگا کر مطالبہ کرنا پڑتا ہے۔ اس پر بھی علم نہیں کہ رقم کتنے ماہ میں یا کتنے سالوں میں وصول ہو اور جب تک رقم دفتر ہذا میں نہ پہنچ جائے۔ وصول شدہ نہیں سمجھی جا سکتی لہٰذا منی آرڈر سے رقم بھجوانا محفوظ ترین ذریعہ ہے۔ (منیجر)

درخواست ہائے دعا

(۱) مشتاق احمد صاحب وزیر آباد کی ہمشیرہ نسیم اختر صاحبہ کئی دن سے سخت بیمار ہیں۔ (۲) قاضی خورشید احمد صاحب انسپکٹر بیت المال حلقہ سندھ کافی عرصہ سے بیمار رہیں۔ اب چند یوم سے حالت تشویشناک ہوتی جارہی ہے۔ (۳) ماسٹر محمد مولاداد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ششہرہ ضلع سیالکوٹ چند یوم سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ (۴) عبدالقدیر خان صاحب کلرک سول ورکس ڈویژن سرگودھا اپنے ایک محکمانہ امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔
(۵) سردار احمد صاحب پوسٹ ماسٹر اکوڑہ خٹک کے خلاف دشمنوں نے ایک ریزولیوشن پاس کر کے ایک بالکل جھوٹی شکایت کی ہے۔ (۶) ماسٹر عبدالعزیز صاحب نوشہروی اور ان کے بھائی کے درمیان جائداد پر ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

تعارف کے متعلق

مؤقر روزنامہ الفضل لاہور کی رائے ملاحظہ فرمائیں

"ہمیں یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی ہے۔ کہ مشہور ناشران کتب میسرز حاجی کریم بخش شاہ ولی ناشران کتب ۲۳ انارکلی لاہور مشاہیر پاک پنجاب کا ایک شاندار باتصویر تذکرہ بنام تعارف مرتب کر رہے ہیں یہ کتاب آزاد پنجاب کی قومی زبان (اردو) میں پہلی قومی تاریخ National History ہوگی جس کی ترتیب و تالیف کا کام باقاعدہ شروع ہو چکا ہے۔ فرم مذکور کے نمائندے معززین کے حالات زندگی اور دیگر متعلقہ مواد کی فراہمی کے سلسلے میں پنجاب کے ہر ضلع اور تحصیل میں پہنچ چکے ہیں۔ برطانوی حکومت کے زمانہ میں انگریزی میں ایک کتاب Whos Who شائع ہوتی تھی اس میں حالات زندگی شائع کرانے کا بہت کافی معاوضہ ادا کرنا پڑتا تھا۔ اور اس طرح مذکورہ کتاب صرف "سرمایہ دار طبقہ" تک محدود تھی۔ لیکن ناشران مذکور نے "تعارف" میں شمولیت کا معاوضہ اس قدر قلیل رکھا ہے۔ جو معمولی سے معمولی آدمی کے لئے قابل برداشت ہے۔

یہ بہت بڑا کام ہے۔ لیکن کارکنان فرم نے تمام روشن اور تاریک پہلوؤں پر اچھی طرح غور و خوض کرنے کے بعد یہ کار عظیم انجام دینے کا اعلان کیا ہے "تعارف" کی اشاعت پر بے دریغ روپیہ صرف کیا جارہا ہے۔ تزئین تدوین نظم و نسق ان ہاتھوں میں ہے جنہیں نشر و اشاعت کے ہر شعبہ پر عبور حاصل ہے۔ "الفضل" کے قارئین کرام سے ہماری درخواست ہے۔ کہ "تعارف" کی اشاعت کے سلسلہ میں ناشران موصوف سے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ نمائندگان "تعارف" کی حوصلہ افزائی کرنا اور اپنے حلقۂ اثر اور دائرۂ احباب سے انہیں متعارف کرا دینا فرم مذکور کی سب سے بڑی امداد ہوگی" ثابت

نوٹ:۔ ربوہ اور تحصیل چنیوٹ کیلئے ہمارے نمائندہ چوہدری جمال الدین احمد صاحب مکان نمبر ۳-W محلہ کتیالاں چنیوٹ سے ضروری کوائف اور فارم شمولیت حاصل کریں۔

حاجی کریم بخش شاہ ولی ناشران کتب ۲۳۔ انارکلی لاہور

تمام جہان کے لئے آسمانی پیغام

جانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت:۔ عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

ایک جھوٹی اور اشتعال انگیز خبر کے خلاف جماعت احمدیہ جھنگ مگھیانہ کا پرزور احتجاج

جماعت احمدیہ مگھیانہ نے مورخہ ۲۴ جون ۱۹۵۱ء کو اپنے غیر معمولی اجلاس میں اس مطلب کا ریزولیوشن پاس کیا۔ "اخبار غریب لائلپور نے اپنی اشاعت ۲۲ جون ۱۹۵۱ء میں بعنوان "تین لڑکیوں کے اغوا کا الزام دے کر ایک ہزار من آلو ہضم کر گئے" ربوہ کے مرزائیوں کی چوری اور سینہ زوری" ایک نہایت ہی بے بنیاد بے سروپا اور اشتعال انگیز خبر شائع کی ہے۔ جماعت احمدیہ جھنگ مگھیانہ اس خبر کی نامعقولیت اور افترا پردازی کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس اخبار کے خلاف مناسب کارروائی کرے۔"

اسٹرلنگ مذاکرات آئندہ ہفتہ تک جاری رہیں گے

لندن ۲۸ جون وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد اور چانسلر سر گیٹسکل کے درمیان کل جو ملاقات ہوئی تھی اس کے بعد اب افسروں کی سطح پر مزید بات چیت ہوگی۔ اس بات چیت کے ختم ہونے تک مسٹر غلام محمد اور مسٹر گیٹسکل کے درمیان ملاقات کا انتظام نہیں کیا گیا۔ لیکن غالباً آئندہ ہفتہ کے اوائل میں ان کے درمیان ملاقات ہوگی۔ غالباً اس ملاقات میں اسٹرلنگ فاضلات کی گفتگو ختم ہو جائے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ فی الحال افسران بعض ایسے سامان کی بستیابی کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں۔ جن کی پاکستان کو فوری ضرورت ہے۔

(اسٹار)

احراری افترا پردازی کی تردید

جناب عبدالغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ مگھیانہ لکھتے ہیں۔

روزنامہ غریب لائلپور مورخہ ۲۳ جون ۱۹۵۱ء میں اسسٹنٹ سیلز آفیسر جھنگ کے خلاف صاحب موصوف کو احمدی ظاہر کرتے ہوئے احتجاج کیا گیا ہے۔ یہ خبر سراسر جھوٹی ہے۔ یہ آفیسر صاحب غیر احمدی ہیں۔ محض جماعت احمدیہ سے بغض اور عناد کی وجہ سے جھوٹ کے انبار کے انبار کھڑے کئے جا رہے ہیں۔

اسی طرح ایک اور اشاعت میں اخبار غریب نے کسی مبہم آدمی (غلام نبی) ساکن بستی دریام کا نام لے کر اور ہماری طرف منسوب کر کے اعلان کر دیا ہے کہ اس نے احمدیت سے ارتداد کیا ہے حالانکہ اس نام کا کوئی احمدی بستی دریام میں نہیں ہے۔

(امیر جماعت احمدیہ جھنگ مگھیانہ)

کوٹ غلام محمد خان کا کوئی احمدی مرتد نہیں ہوا

اخبار آزاد کی غلط بیانی

اخبار "آزاد" لاہور مورخہ ۲۵ جون ۱۹۵۱ء صفحہ ۵ کالم ۱ میں منجانب محمد انور لاہور چھاؤنی "چھ قادیانیوں کا قبول اسلام" کی سرخی سے یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ چودھری غلام احمد قادیانی اور حسین علی ساکن کوٹ غلام محمد خاں قصور معہ اہل و عیال و برادران ۱۵ جون بروز جمعہ جامع مسجد لاہور چھاؤنی میں حافظ منظور احمد صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے۔ یہ خبر بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ کیونکہ میں تین سال سے کوٹ محمد خاں میں آباد ہوں۔ کوئی شخص اس نام کا وہاں کا رہنے والا نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی رہتا تھا۔

(محمد صادق فاروقی کوٹ غلام محمد خاں)

کراچی ۲۸ جون حکومت پاکستان نے میاں ممتاز دولتانہ وزیر اعظم پنجاب کو بادشاہی مسجد اور اس کی جائیداد کی انتظامی کمیٹی کا رکن نامزد کیا ہے۔ اس سے پہلے اس کمیٹی میں مسٹر نسیم حسن سابق منسٹر گورنر پنجاب تھے۔

برطانوی جنگی جہازوں کے خلاف

ایران کا شدید احتجاج

طہران ۲۸ جون۔ آج ایران کی وزارت امور خارجہ سے قریبی تعلق رکھنے والے ایک حلقے نے اس امر کا اعلان کیا کہ ایران نے برطانوی حکومت سے خلیج فارس میں برطانوی جنگی جہازوں کی موجودگی کے خلاف شدید طور پر احتجاج کیا ہے

ایک ایرانی اخبار نے مسٹر ایڈن کی تقریر پر نکتہ چینی کی ہے۔ اور ان کے بیان کو نفرت اور حقارت کا پلندہ قرار دیا ہے۔

سیام میں دفاعی تیاریوں کی رفتار

بنگ کاک ۲۸ جون۔ سیام بڑی تیزی سے اپنے دفاعی انتظامات مکمل کر رہا ہے۔ نئی جنگی اہمیت اہمیت والے منصوبہ کو جس میں بنگ کاک سے ملایا جانے والی ۶۰۰ میل لمبی سڑک بھی شامل ہے۔ وسعت دی جا رہی ہے۔ بنگ کانگ سے شمال وارانگکو جنگ تانی۔ جانے والی ۱۸۰ میل لمبی سڑک بھی مکمل کی جا رہی ہے۔ اسوقت بنگ کاک ان دونوں اہم علاقوں سے صرف ریلوں کے ذریعہ ملا ہوا ہے۔

(اسٹار)

درخواست دعا

میرے والد مکرم اخوند محمد اکبر صاحب ریٹائرڈ ایچ۔ ڈی۔ سی حال ملتان کو ضعیفی اور بیماری کی حالت میں بعض مشکلات درپیش ہیں۔ رمضان کے آخری ایام میں سیدنا حضرت اقدس و خاندان مسیح موعود علیہ السلام و درویشان قادیان و جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔

اخوند فیاض احمد لاہور

مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

لاہور ۲۸ جون۔ مسلم لیگی زعما نے جماعتی تنظیم کو نیا رنگ دینے اور نظم و نسق کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے اور عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے پروگرام مرتب کرنا شروع کر دیا ہے۔ آج مری میں مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس شروع ہوا جس میں مختلف کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور کیا گیا جو مختلف امور پر غور و فکر کرنے کے لئے مرتب کی گئی تھیں۔

مجلس عاملہ ان رپورٹوں پر جو فیصلے کرے گی ان کے نتائج دوررس ہوں گے۔ اور صوبہ کی سیاسی زندگی پر بہت گہرا اثر پڑے گا۔ مجلس عاملہ کے اجلاس کے بعد وزارت پنجاب کا اجلاس چھ دن منعقد ہوگا۔ جس میں سرکاری طور پر ان امور کے متعلق فیصلے کئے جائیں گے۔ جس کی سفارش مجلس عاملہ کرے گی۔

گرمائی ممالک کے امراض کا مطالعہ

نیویارک ۲۹ جون۔ امریکی بحریہ گذشتہ تین سال سے گرمائی ممالک کے امراض سے جنگ کے علاقوں میں اموات کے متعلق وسیع پیمانہ پر تحقیق اور تجربے کر رہی ہے۔

کیپٹن جیمز جے سیپرد نے جو قاہرہ میں بحریہ کے ایک تحقیقاتی دستہ کے نگران ہیں حال ہی میں امریکی میڈیکل ایسوسی ایشن کو بتایا ہے کہ دوسری عالمگیر جنگ میں بحرالکاہل کے علاقہ میں گرمائی ممالک کے عجیب امراض کی وجہ سے بے شمار جانیں ضائع ہوئی ہیں اس کے انسداد کے لئے کیا اقدام کئے گئے ہیں۔ حال ہی میں بحریہ نے مشرق بعید میں پیدل فوج اتارنے والے ایک جہاز پر ایک مکمل گاہ (مع

نہر سویز کو قومی ملکیت بنایا جائے

قاہرہ ۲۸ جون مصر کی سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر نے آج اس امر کا مطالبہ کیا ہے کہ نہر سویز کو قومی ملکیت بنا دیا جائے۔

آج سوشلسٹ پارٹی نے اپنا منشور شائع کر دیا ہے جس میں مصری عوام سے اپیل کی گئی۔ [illegible] وہ اتفاق کا دامن لے کر نہر سویز کے علاقہ کو غیر ملکیوں کی غلامی سے آزاد کرائیں۔ پارٹی کی طرف سے اس مطالبہ کو پوری حمایت کرنے کا اور تمام قوت اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے صرف کرنے کا اظہار کیا ہے۔

منشور میں اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ قومی ملکیت بنانے کے تمام مسائل میں سے اہم مسئلہ نہر سویز کو قومی ملکیت بنانے کا ہے۔ زمین پانی اور محنت ہماری ہے۔ نہر سویز ہماری ہڈیوں اور خون سے بنائی گئی ہے ہزارہا مصری مزدوروں نے اس نہر کی تعمیر میں اپنی جانیں دیں۔ مصر نے اپنی دولت اس لئے کھوئی کیونکہ نہر سویز پر غیر ملکیوں کا قبضہ ہے۔ اب وقت ہے کہ مصر کو چاہیئے کہ وہ اسے قومی ملکیت بنانے کا اعلان کرے۔

(م) بنائی تاکہ کورنا جیسے مقام پر جہاں اسہال پیچش اور سرخ بخار کا خطرہ تھا [illegible] تجربے کئے جائیں۔ بحریہ [illegible] رہی ہے کہ ان تیاریوں کی وجہ سے [illegible] اس طرح گرم ممالک کے امراض سے [illegible] ہوں گی جس طرح گذشتہ عالمگیر جنگ میں ہوئی ہیں۔ (اسٹار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴